کامران ہوسکیں یہ مخلوق کی انتہائی احسان فراموشی بلکہ ضلالت اور ہلاکت ہے کہ وہ اپنے وجود کے لیے تو اللہ تعالیٰ کے دست کرم کی رہینِ منت ہو مگر عمل کے میدان میں اس کے عطا کردہ ضابطۂ حیات سے صرف نظر کرکے اپنے اوہامِ باطل کی پیروی شروع کردے۔

یہ ہے جماعت اسلامی کا اصل پیغام اور اس کی دعوت کا صحیح خلاصہ۔ یہ بات ہم کچھ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ یہ وہ بدیہی حقیقت ہے جس کی طرف قرآن نے بار بار انسانوں کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ یہ وہ دعوت ہے جسے پھیلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے اور کتابیں نازل کیں۔ یہ وہ پیغام ہے جسے سننے کی معبودانِ باطل کبھی تاب نہیں لاسکے۔ یہ وہ نعرۂ حق ہے جس کے بلند ہوتے ہی کفر کے ایوانوں میں زلزلہ آجاتا ہے۔ کفر و الحاد خواہ اس پر کتنا ہی برہم ہو مگر انسانیت کی فلاح اسی میں ہے کہ انسان اپنے خالق اور مالک کو پہچان کر اس کے دیئے ہوئے ضابطۂ حیات کے مطابق زندگی بسر کرے۔ وہ ضابطہ جو ہر عیب سے پاک اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے محفوظ ہے۔

جماعت اسلامی پاکستان کی نئی مجلسِ شوریٰ کا جو پہلا اجتماع دسمبر کے دوسرے ہفتے لاہور میں منعقد ہوا اُس میں جو مختلف قرار دادیں منظور کی گئیں وہ ملک کی تازہ صورتِ حال کے تجزیہ، سیاسی سماجی اور دینی تنظیموں کی نازک ذمہ داریوں اور حکومت کے لائحۂ عمل کو صحیح رُخ پر متعین کرنے کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ ہم ان صفحات میں ساری قرار دادوں پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ صرف ایک قرار داد کو اُس کی غیر معمولی اہمیت اور حکومت کو اس نازک اور اہم مسئلہ پر فوری طور پر متوجہ کرنے کے لیے اُسے یہاں درج کرتے ہیں:

"حال میں حکومت کی طرف سے حج کے بارے میں جس پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان کی رائے میں وہ نہایت نامناسب ہے اور اس پر فوراً نظرِ ثانی کی جانی چاہیے۔ پچھلی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم پر جو فضل و کرم فرمایا ہے اس کا یہ کوئی صحیح شکر نہیں کہ اسی سال ہم ایک عظیم دینی فریضے

پر پابندیاں عائد کرکے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اس کے دربار میں حاضری سے روک دیں۔ دینی فرائض میں رکاوٹیں عائد کرنا اول تو ویسے خود ہی ایک مسلم حکومت کے لیے سخت نازیبا ہے، لیکن اس سال تو خصوصیت کے ساتھ ضرورت تھی کہ پاکستان کے مسلمان زیادہ سے زیادہ تعداد میں بیت اللہ کی زیارت کے لیے جاکر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کے ساتھ دنیا کے گوشے گوشے سے آنے والے مسلمانوں کو ان حالات سے بھی آگاہ کرتے جو پاکستان اور کشمیر میں کفارِ ہند کی چیرہ دستیوں سے رونما ہوئے ہیں محض زرمبادلہ بچانے کی خاطر اس معاملہ میں تنگ دلی سے کام لینا درست نہیں ہے مصارفِ حج کے سلسلے میں مجموعی طور پر جو زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے وہ ہمارے کل زرمبادلہ کا تقریباً ڈیڑھ فیصد حصہ ہے۔ اس خرچ کو کم کرنے کی بجائے ہمیں زرمبادلہ کے دوسرے ایسے مصارف میں کمی کرنی چاہیے جو یا تو غیر ضروری ہیں یا اپنی اہمیت میں مصارفِ حج سے کم تر ہیں۔

علاوہ بریں اس پالیسی میں ۵۰ سال سے کم عمر کے لوگوں کو حج کی اجازت دینے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ ہر لحاظ سے غیر معقول ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ہی خاندان کے جو افراد مل کر حج کرنا چاہتے ہیں ان میں سے بعض مقررہ عمر سے کم ہونے کے باعث اپنے معمر رشتہ داروں کے ساتھ نہ جاسکیں گے۔ حتیٰ کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ، اور ایک ماں اپنے بیٹے کے ساتھ سفر نہ کرسکنے کی وجہ سے فریضۂ حج ہی سے محروم ہو جائے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پابندی بے سوچے سمجھے عائد کر دی گئی ہے اور اس کے نتائج پر قطعی غور نہیں کیا گیا ہے"۔

یہ قرارداد ہر لحاظ سے جامع ہے اور اس میں وہ سارے پہلو آگئے ہیں جن پر حکومت کو جلد از جلد غور کرنا چاہیے۔ حج اسلام کا ایک بنیادی فریضہ ہے، اور ایک مسلم حکومت کو اس فریضہ کی ادائیگی میں مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں بہم پہنچانی چاہییں۔ یہ ناروا پابندیاں ربانی صلے پر،